فتویٰ نمبر: ۳۰۶۹	سائل: ساجد عمران (قصور سٹی)	مجیب: خورشید احمد	مفتی: محمد مشاہد علی صاحب زید مجدہٗ
کتاب: الطلاق	باب: الطلاق البائن	عنوان المسئلۃ: بیوی کو "تو فارغ ہے" کہنے کا حکم	تاریخ: ٤/٦/١٤٤١ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ:

بیان نمبر ا:

میں حلفیہ بیان کرتا ہوں کہ شخص مذکور مسمّی "ساجد عمران بن عبد الرحمن" نے گفتگو کے دوران ایک طلاق کا ذکر کیا (جو کہ انہوں نے مجھے خود بتایا تھا کہ)" میں اپنی اہلیہ کو طلاق دے چکا ہوں، اور طلاق کے بعد رجعت بھی کر چکا ہوں۔" یہ میں نے اپنے ہوش و حواس میں سنا۔

دوسرا ایک دفعہ ساجد عمران سے اس کے والد نے طلاق کے بارے میں پوچھا: بیٹے آپ نے اس دن کہا تھا کہ میں نے اپنی بیوی کو زبانی طور پر فارغ کر دیا ہے، تو ساجد نے کہا: ہاں۔ لوگوں کے دریافت کرنے پر ساجد نے کہا کہ میں نے نئے سرے سے طلاق کا ارادہ نہیں کیا تھا، بلکہ پہلے سے دی ہوئی طلاق کی خبر دی تھی۔ (کاشف اعجاز)

بیان نمبر ۲:

والد صاحب کا حلفاً بیان ہے کہ ساجد سے جب اس کی بیوی کے بارے میں پوچھا کہ تو نے اس کو فارغ کیا ہوا ہے؟ تو ساجد عمران نے جواب میں کہا ہاں۔ جس وقت میں نے یہ پوچھا تھا میں تین چار لوگوں میں بیٹھا ہوا تھا، جبکہ ساجد درخت کے قریب بیٹھا ہوا تھا۔ اس سے زیادہ وہ ایک لفظ بھی نہیں بولا۔ (عبد الرحمن)

مذکورہ بالا بیانات کے مطابق ساجد کی بیوی کو کتنی طلاقیں واقع ہوئی ہیں، قابل رجوع ہے؟ یا مغلظہ ہے؟

تنقیح:

ا - ساجد نے بیوی کو طلاق دیتے وقت صرف ایک مرتبہ "فارغ ہے" کا لفظ استعمال کیا تھا۔

۲- بیان نمبر ۲ میں ساجد کا کہنا "ہاں" پہلے والی طلاق ہی کی خبر ہے۔

الجواب حامدًا ومصليًا

صورت مسئولہ میں طلاق واقع ہو گئی ہے، البتہ کتنی واقع ہوئی ہیں؟ اس کے لیے شوہر کی نیت دیکھنا ہو گی، اگر اس نے "فارغ ہے" سے، صرف طلاق، یا ایک، یا دو کی نیت کی تھی تو ایک طلاق بائن واقع ہوئی، اور عدت کے اندر اور عدت کے بعد نئے مہر پر نیا نکاح کر کے رجوع ہو سکتا ہے (بغیر نکاح کے رجوع درست نہیں

ہے)۔ اور اگر تین طلاق کی نیت کی تھی تو تین طلاق واقع ہو کر بیوی حرام ہو گئی ہے، اور بغیر حلالہ شرعیہ کے بیوی حلال نہیں ہو گی۔

والحجة على ما قلنا:

ما قال العلامة علاء الدين الكاساني-رحمه الله-: "ولا خلاف أنه لا يقع الطلاق بشيء من ألفاظ الكناية إلا بالنية".

(بدائع الصنائع:٣/١٧٠،رشيدية)

وما قال العلامة المرغيناني-رحمه الله-: "(وبقية الكنايات إذا نوى بها الطلاق كانت واحدة بائنة، وإن نوى ثلاثا كانت بثلاث، وإن نوى ثنتين كانت واحدة بائنة)". **(الهداية:٢/٣٨٩،رحمانية)**

وما قاله أيضا: "(وإذا كان الطلاق بائنا دون الثلاث فله أن يتزوجها في العدة، وبعد انقضائها)؛ لأن حل المحلية باق؛ لأن زواله معلق بالطلقة الثالثة فينعدم قبله". **(الهداية:٢/٤٠٩،رحمانية)**

وما في الفتاوى الهندية: "وإن كان الطلاق ثلاثا في الحرة، وثنتين في الأمة، لم تحل له؛ حتى تنكح زوجا غيره نكاحا صحيحا، ويدخل بها ثم يطلقها، أو يموت عنها، كذا في الهداية، ولا فرق في ذلك بين كون المطلقة مدخولا بها، أو غير مدخول بها، كذا في فتح القدير، ويشترط أن يكون الإيلاج موجبا للغسل وهو التقاء الختانين، هكذا في العيني شرح الكنز." **(الفتاوى الهندية:١/٤٧٣،رشيدية)**

(كذا في أحسن الفتاوى:٥/١٨٨)

والله سبحانه تعالى أعلم

خورشید احمد
دارالافتاء آس اکیڈمی لاہور
۱۴۴۱/۶/۴ھ

الجواب صحیح
بندہ محمد مشاہد علی
۱۴۴۱/۶/۱۳ھ
8-2-2020